© rasailojaraid.com



# ادبیات

## غزل

از

(جناب الم مظفر نگری)

گرفتارِ نشیمن کو اگر طرزِ فغاں آئے
بہارِ گل سے پہلے انقلابِ جاوداں آئے

سہارے بے کسی کے جی رہا ہوں اس تمنا میں
کہ مرگِ ناگہاں بن کر پیامِ ناگہاں آئے

کبھی تو بارشِ انوار ہو میرے نشیمن پر
کبھی تو کوئی بجلی تا بشاخِ آشیاں آئے

وفادارانِ گلشن بے نیازِ رنج و راحت ہیں
اب عہدِ گل چمن میں آئے یا دورِ خزاں آئے

جو پیچھے رہ گیا ہے گرم رفتارانِ منزل سے
وہ تا منزل بہ تقلیدِ درائے کارواں آئے

زمانے کے حوادث بھی جگا سکتے نہیں ان کو
ازل کے دن سے جو آلودۂ خوابِ گراں آئے

حدیں مل جائیں سوز و ساز کی پھر تو یہ ممکن ہے
برنگِ شمع پروانہ بھی تو آتش بجاں آئے

زمیں والے اگر دیکھیں ذرا چشمِ بصیرت سے
تو ہر ذرے کے پہلو میں نظر اک آسماں آئے

جنہوں نے جادۂ منزل میں لوٹے قافلے لاکھوں
سرِ منزل وہی بن کر امیرِ کارواں آئے

یہ طوفانِ حوادث اور یہ برق و بار ایسے میں
مجھے کیوں کر خیالِ اہتمامِ آشیاں آئے

دو عالم کو بہاروں نے بنا رکھا ہے دیوانہ
جنوں بھی اب کے پابندِ طوافِ گلستاں آئے

الم کہتے ہیں جس کو یہ اسی بے کس کا مدفن ہے
یہاں جو فاتحہ خوانی کو آئے نوحہ خواں آئے



© rasailojaraid.com